راشٹریہ سہارا

24 JAN 2020

شاعری قلت الفاظ کا نام اور علم بیان و بدیع اس کے آلہٴ کار

اردو یونیورسٹی، شعبہ اردو میں پروفیسر احمد محفوظ کا لکچر

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) مانو کے شعبۂ اردو میں خصوصی لکچر بعنوان ''تخلیقی عمل میں علم بیان و بدیع کے سروکار'' کا اہتمام کیا گیا۔ اس موضوع پر شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ماہر میریات اور علم عروض پروفیسر احمد محفوظ نے گراں قدر خطبہ پیش کیا۔ خطبہ کے دوران پروفیسر احمد محفوظ نے علم بیان و بدیع کی عصری معنویت کے ساتھ ساتھ مشرقی شعریات میں ان کی اہمیت و افادیت اور تخلیقی عمل میں ان کے سروکار کو مختلف حوالوں سے بخوبی واضح کیا اور ان کے برتنے کو صناعی و فن کاری سے تعبیر کیا نیز آمد و آورد کے متعلق عام غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔ آمد کو بھی آورد کا ہی پیش خیمہ قرار دیا۔ کلاسیکی فارسی اور اردو کے شعراء کے کلام کیساتھ ساتھ دونوں زبانوں کے جدید شعراء کے توسط سے بھی اپنے موقف کی وضاحت کی اور کہا کہ ''شاعری قلت الفاظ کا نام ہے اور علم بیان و بدیع اس کے آلہٴ کار ہیں۔ ادب و شاعری کا شمار فنون لطیفہ میں ہوتا ہے اور فنون لطیفہ کا تخلیقی عمل غیر شعوری نہیں ہوسکتا۔ اس لیے فن کاری اور صناعی لازم و ملزوم کی صورت میں منتج ہوتی ہیں اور کسی شعری متن کو شہ پارہ بنانے میں علم بیان و بدیع کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔'' لکچر سے قبل ڈین لینگویجس اور صدر شعبۂ اردو اور ماہر دکنیات پروفیسر نسیم الدین فریس نے مہمان مقرر کا تعارف کروایا۔ ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، اسسٹنٹ پروفیسر نے شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں شعبے کے اساتذہ پروفیسر ابوالکلام، پروفیسر فاروق بخشی، ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی، ڈاکٹر مسرت جہاں، ڈاکٹر فیروز عالم، ڈاکٹر ابو شہیم خان اور شعبۂ ترجمہ کے استاد ڈاکٹر سید محمود کاظمی نے شرکت کی۔

رہنمائے دکن

شاعری قلت الفاظ کا نام اور علم بیان و بدیع اس کے آلہ کار

اردو یونیورسٹی، شعبہ اردو میں پروفیسر احمد محفوظ کا لکچر

حیدرآباد۔ 23 جنوری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں ایک خصوصی لکچر بعنوان ''تخلیقی عمل میں علم بیان و بدیع کے سروکار'' کا اہتمام کیا گیا۔ اس موضوع پر شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ماہر میریات اور علم عروض پروفیسر احمد محفوظ نے گراں قدر خطبہ پیش کیا۔ خطبہ کے دوران پروفیسر احمد محفوظ نے علم بیان و بدیع کی عصری معنویت کے ساتھ ساتھ مشرقی شعریات میں ان کی اہمیت و افادیت اور تخلیقی عمل میں ان کے سروکار کو مختلف حوالوں سے بخوبی واضح کیا اور ان کے برتنے کو صناعی و فن کاری سے تعبیر کیا نیز آمد و آورد کے متعلق عام غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔ آمد کو بھی آورد کا ہی پیش خیمہ قرار دیا۔ کلاسیکی فارسی اور اردو کے شعراء کے کلام کے ساتھ ساتھ دونوں زبانوں کے جدید شعراء کے توسط سے بھی اپنے موقف کی وضاحت کی اور کہا کہ ''شاعری قلت الفاظ کا نام ہے اور علم بیان و بدیع اس کے آلہٴ کار ہیں۔ ادب و شاعری کا شمار فنون لطیفہ میں ہوتا ہے اور فنون لطیفہ کا تخلیقی عمل غیر شعوری نہیں ہوسکتا۔ اس لیے فن کاری اور صناعی لازم و ملزوم کی صورت میں منتج ہوتی ہیں اور کسی شعری متن کو شہ پارہ بنانے میں علم بیان و بدیع کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔'' لکچر سے قبل ڈین لینگویجس اور صدر شعبۂ اردو اور ماہر دکنیات پروفیسر نسیم الدین فریس نے مہمان مقرر کا تعارف کراتے ہوئے علم بیان و بدیع کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، اسسٹنٹ پروفیسر نے شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں شعبے کے اساتذہ پروفیسر ابوالکلام، پروفیسر فاروق بخشی، ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی، ڈاکٹر مسرت جہاں، ڈاکٹر فیروز عالم، ڈاکٹر ابو شہیم خان اور شعبۂ ترجمہ کے استاد ڈاکٹر سید محمود کاظمی کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں طلباء و طالبات نے بھی شرکت کی۔

RD